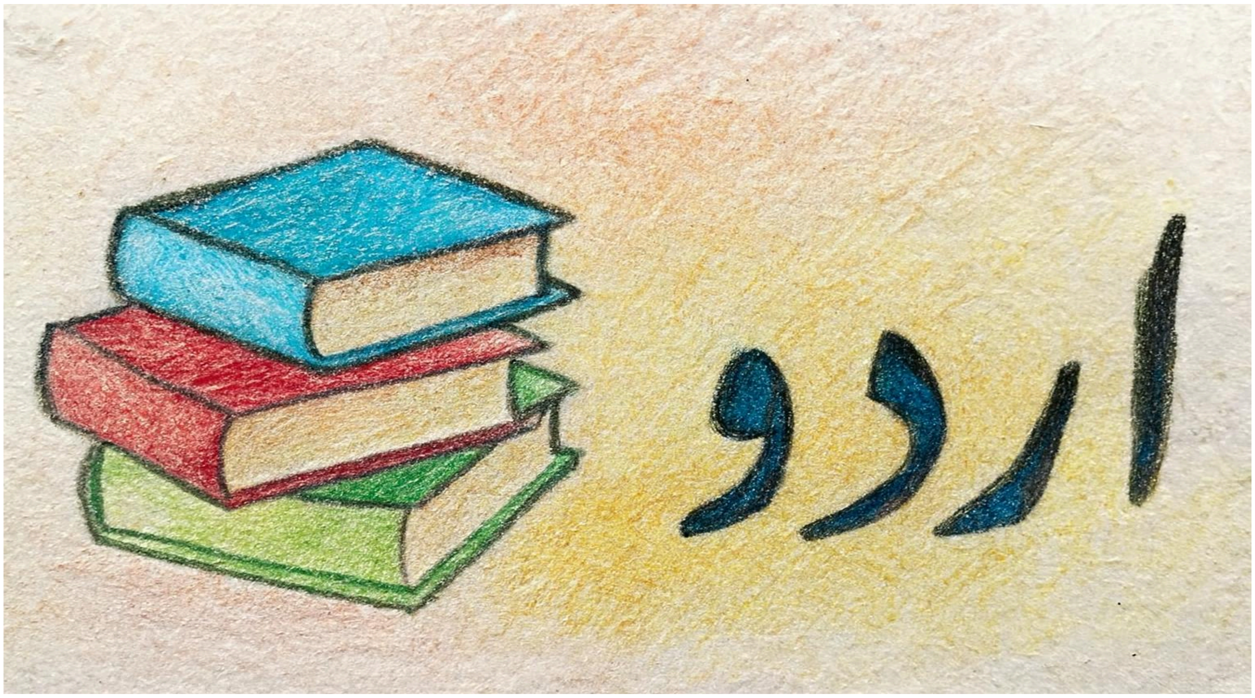

کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 16: غزل

مصنف: میر تقی میر (1723ء تا 1810 ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. میر تقی میر کا اصل نام کیا تھا؟

(الف) میر حسن

(ب) میر محمد تقی ✅

(ج) میر درد

(د) میر انیس

2. میر تقی میر کا تخلص کیا تھا؟

(الف) غالب

(ب) ذوق

(ج) میر ✅

(د) ناسخ

3. میر کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

(الف) دہلی

(ب) لکھنؤ

(ج) اکبر آباد (آگرہ) ✅

(د) لاہور

4. میر کے والد کا نام کیا تھا؟

StudyNotes360.com

(الف) میر حسن

(ب) میر علی متقی ✅

(ج) میر درد

(د) سراج الدین

5. میر کے والد کس قسم کے انسان تھے؟

(الف) بادشاہ

(ب) درویش منش اور صوفی ✅

(ج) تاجر

(د) سپاہی

6. میر کی عمر کتنی تھی جب ان کے والد کا انتقال ہوا؟

(الف) 10 سال

(ب) 11 سال ✅

(ج) 12 سال

(د) 15 سال

7. میر کے والد نے انہیں کیا نصیحت کی؟

(الف) دولت جمع کرو

(ب) علم حاصل کرو

StudyNotes360.com

(ج) عشق اختیار کرو ✅

(د) سفر کرو

8. میر کے نزدیک بغیر عشق زندگی کیسی ہے؟

(الف) آسان

(ب) کامیاب

(ج) وبال ✅

(د) خوشحال

9. میر کی زندگی کس چیز سے عبارت ہے؟

(الف) دولت

(ب) عشق ✅

(ج) علم

(د) سیاست

10. میر تلاش معاش کے لیے کہاں گئے؟

(الف) لاہور

(ب) دہلی ✅

(ج) کراچی

(د) ملتان

StudyNotes360.com

11. میر نے ابتدا میں کس کے ہاں ملازمت کی؟

(الف) بادشاہ

(ب) نواب ✅

(ج) وزیر

(د) استاد

12. میر کے ماموں کا نام کیا تھا؟

(الف) میر درد

(ب) سراج الدین خان آرزو ✅

(ج) غالب

(د) ناسخ

13. میر کو ماموں سے کیسا سلوک ملا؟

(الف) اچھا

(ب) برا ✅

(ج) محبت بھرا

(د) دوستانہ

14. دہلی کو کن کے حملوں نے تباہ کیا؟

(الف) انگریز

StudyNotes360.com

(ب) سکھ

(ج) نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی، مرہٹے اور سکھ ✅

(د) مغل

15. میر کس عمر میں لکھنؤ گئے؟

(الف) 40 سال

(ب) 50 سال

(ج) 60 سال ✅

(د) 70 سال

16. میر نے باقی زندگی کہاں گزاری؟

(الف) دہلی

(ب) لاہور

(ج) لکھنؤ ✅

(د) آگرہ

17. میر کو کس لقب سے یاد کیا جاتا ہے؟

(الف) شاعرِ مشرق

(ب) غزل کا بادشاہ ✅

(ج) حکیم الامت

StudyNotes360.com

(د) ملک الشعرا

18. میر کو زیادہ شہرت کس صنف سے ملی؟

(الف) نظم

(ب) قصیدہ

(ج) غزل ✅

(د) مثنوی

19. میر کی زبان کیسی ہے؟

(الف) مشکل

(ب) سادہ اور شستہ ✅

(ج) پیچیدہ

(د) غیر واضح

20. میر کے کلام میں کس چیز کی بہتات ہے؟

(الف) مزاح

(ب) عشق اور سوز و گداز ✅

(ج) سائنس

(د) سیاست

StudyNotes360.com

🌸 اشعار کی تشریح

🔸 شعر 1:

- فقیرانہ آئے، صدا کر چلے
- میاں خوش رہو، ہم دعا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

فقیرانہ: عاجزی کے ساتھ، سادگی سے

صدا: آواز دینا، پکارنا

دعا: بھلائی کی دعا

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی زندگی کی سادگی اور عاجزی کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ اس دنیا میں ایک فقیر کی طرح آیا، یعنی اس نے تکبر اور غرور سے دور رہ کر سادہ زندگی گزاری۔ اس کا انداز ہمیشہ انکساری اور عاجزی والا رہا۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ وہ دنیا میں زیادہ دیر نہیں رہا بلکہ صرف ایک آواز دے کر، یعنی اپنی موجودگی کا احساس دلا کر، واپس چلا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کی زندگی بہت مختصر ہوتی ہے اور وہ یہاں چند لمحوں کے لیے آتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے۔

آخر میں شاعر لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ "میاں خوش رہو"، یعنی وہ جاتے وقت بھی سب کے لیے خوشی اور بھلائی کی دعا کرتا ہے۔ اس سے

StudyNotes360.com

شاعر کی نیک نیتی، محبت اور انسان دوستی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کسی سے کوئی شکوہ کیے بغیر سب کے لیے خیر کی دعا کرتا ہوا رخصت ہو رہا ہے۔

شعر 2:

- جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
- سو اس عہد کو اب وفا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

عہد: وعدہ

وفا کرنا: وعدہ پورا کرنا

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی سچی محبت اور وعدے کی پاسداری کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہم وہ لوگ تھے جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ یعنی ہماری محبت اس قدر گہری تھی کہ ہم نے اپنی زندگی کو تم سے وابستہ کر لیا تھا اور تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی ممکن نہ تھا۔

اب شاعر کہتا ہے کہ ہم نے اپنے اس وعدے کو سچ کر دکھایا ہے، یعنی ہم نے اپنے عہد کو پورا کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محبوب کی جدائی میں شاعر نے اپنی جان دے دی یا ایسی حالت کو پہنچ گیا جو موت کے برابر ہے۔ یوں اس نے اپنے کہے ہوئے الفاظ کو عملی طور پر ثابت کر دیا۔

اس شعر میں محبت کی شدت، سچائی اور وفاداری کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے کہ سچا عاشق اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ اسے ہر حال میں پورا کرتا ہے، چاہے اس کے لیے اپنی جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔

StudyNotes360.com

شعر 3:

- شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
- کہ مقدور تک تو دوا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

شفا: صحت یابی، ٹھیک ہونا

تقدیر: قسمت

مقدور: طاقت، بس میں ہونا

دوا کرنا: علاج کرنا

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسانی کوشش اور تقدیر کے تعلق کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہماری قسمت میں شفا (صحت یابی) لکھی ہی نہیں تھی، یعنی چاہے ہم کتنی بھی کوشش کرتے، ہم ٹھیک نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ تقدیر ہمارے خلاف تھی۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ اس کے باوجود ہم نے اپنی پوری کوشش کی اور جہاں تک ہمارے بس میں تھا، ہم نے علاج بھی کیا۔ یعنی ہم نے ہمت نہیں ہاری اور ہر ممکن تدبیر اختیار کی، لیکن نتیجہ ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔

اس شعر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کو اپنی طرف سے پوری کوشش ضرور کرنی چاہیے، لیکن کامیابی یا ناکامی کا دارومدار آخرکار تقدیر پر ہوتا

StudyNotes360.com

ہے۔ یہاں شاعر نے بڑے خوبصورت انداز میں انسانی بے بسی اور قسمت کی طاقت کو بیان کیا ہے۔

◆ شعر 4:

- دکھائی دے یوں کے بے خود کیا
- ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

بے خود: اپنے ہوش میں نہ رہنا، مدہوش

جدا کرنا: الگ کرنا

تشریح:

اس شعر میں شاعر محبوب کی ایک نظر کے اثر کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ محبوب اس انداز سے سامنے آیا یا نظر آیا کہ ہمیں بالکل بے خود کر گیا، یعنی ہم اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور اپنے آپ پر قابو نہ رہا۔

مزید شاعر کہتا ہے کہ محبوب کی اس ادا نے ہمیں ہم سے ہی جدا کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عاشق اپنی ذات، اپنی پہچان اور اپنے وجود سے بھی بے خبر ہو گیا۔ وہ اپنی ہستی کو بھول کر مکمل طور پر محبوب میں کھو گیا۔

اس شعر میں محبت کی شدت اور محبوب کے حسن کی تاثیر کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک نظر ہی عاشق کو اس حد تک متاثر کر دیتی ہے کہ وہ اپنی ذات سے بھی دور ہو جاتا ہے۔

◆ شعر 5:

StudyNotes360.com

- جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
- حق بندگی ہم ادا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

جبیں: پیشانی

سجدہ: سر جھکا کر عاجزی کا اظہار کرنا

حق بندگی: عبادت کا حق، غلامی و عاجزی کا فرض ادا کرنا

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی مکمل عاجزی اور بندگی کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کی پیشانی مسلسل سجدے کرتی رہی، یعنی وہ اپنے رب کے سامنے بار بار جھکتا رہا اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتا رہا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنی پوری زندگی عبادت اور اطاعت میں گزار دی۔

مزید شاعر کہتا ہے کہ ہم نے بندگی کا حق ادا کر دیا۔ یعنی انسان پر جو فرض ہے کہ وہ اپنے خالق کے سامنے جھکے، اس نے اسے پوری طرح پورا کیا۔ اس میں اخلاص اور تسلسل کا پہلو بھی شامل ہے کہ عبادت صرف ایک عمل نہیں بلکہ مسلسل اور خلوص کے ساتھ کی جائے تو ہی اس کا حق ادا ہوتا ہے۔

اس شعر میں انسان کی عاجزی، عبادت کی اہمیت اور اللہ کے سامنے جھکنے کے جذبے کو خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک سچا بندہ اپنی پوری زندگی اپنے رب کی اطاعت اور عبادت میں گزار دیتا ہے۔

- **شعر 6:**

- نہ دیکھا غم دوستان شکر ہے
- ہمیں داغ اپنا دکھا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

غم دوستان: دوستوں کا غم

داغ: تکلیف، زخم، دکھ

تشریح:

اس شعر میں شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ ایک اچھا موقع یہ رہا کہ اسے اپنے دوستوں کے غم دیکھنے کا موقع نہیں ملا، اور اس پر وہ شکر ادا کرتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ذات میں اس قدر مصروف یا اس کیفیت میں تھا کہ دوسروں کے دکھوں کا بوجھ محسوس نہیں کر سکا، یا یہ کہ اسے دوسروں کے غموں سے بچا لیا گیا۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ البتہ اس نے اپنا ذاتی دکھ ضرور محسوس کیا، اور اسی ذاتی داغ یا تکلیف کو لے کر وہ آگے بڑھ گیا۔ یعنی اسے اپنی اندرونی کیفیت اور زخم کا احساس رہا، مگر وہ اسے برداشت کرتے ہوئے آگے چل دیا۔

اس شعر میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان اپنی ذاتی تکلیف کو تو محسوس کرتا ہے، لیکن بعض اوقات اسے دوسروں کے دکھوں سے واسطہ نہیں پڑتا، اور وہ اپنی حالت پر صبر و شکر کرتے ہوئے زندگی کا سفر جاری رکھتا ہے۔

◆ شعر 7:

- کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
- جہاں میں تم آئے تھے، کیا کر چلے

مشکل الفاظ کے معنی:

کہیں کیا: کیا جواب دیں

پوچھے کوئی ہم سے: اگر کوئی ہم سے سوال کرے

جہاں: دنیا

کیا کر چلے: کیا کام انجام دے کر گئے

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی زندگی کے اختتام اور دنیا میں اپنے کردار پر غور کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی ہم سے یہ سوال کرے کہ تم دنیا میں کیوں آئے تھے اور یہاں آ کر کیا کام انجام دے کر جا رہے ہو، تو ہم کیا جواب دیں گے۔ اس سوال میں انسان کی زندگی کے مقصد اور اس کے اعمال کا حساب شامل ہے۔

شاعر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں یہ سوچنا چاہیے کہ وہ دنیا میں کس مقصد کے لیے آیا ہے اور اس نے یہاں رہ کر کیا اچھے یا برے اعمال کیے ہیں۔ یہ شعر ایک طرح سے انسان کو خود احتسابی کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اسے اپنی زندگی کا جائزہ لینا چاہیے۔

اس میں یہ احساس بھی پایا جاتا ہے کہ دنیا عارضی ہے اور ہر انسان کو ایک دن یہاں سے جانا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی زندگی کو بامقصد بنائے اور ایسے اعمال کرے جن کا وہ آخرت میں جواب دے سکے۔

Copyright Policy

© 2026 **Studynotes360.com**. All Rights Reserved.

All notes, study materials, MCQs, explanations, and other educational content available on Studynotes360.com are the intellectual property of Studynotes360.com and author **Muhammad Asghar**.

These materials are provided for educational purposes only. No part of this content may be copied, reproduced, republished, or used for commercial purposes without prior written permission from **Studynotes360.com**.